فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
REGD. NO. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل

یوم یکشنبہ
فی پرچہ دس پیسے
۲۶ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ
ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۵ نبوت ۱۳۴۱ھش ۔ ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۴ نومبر بوقت ۸ بجے صبح

کل قبل دوپہر سے بعد دوپہر تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شدید بے چینی کی تکلیف رہی۔ شام کے وقت طبیعت قدرے بہتر ہوگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِس سلسلہ سے تعلق پیدا کر کے اپنی معرفت اور علم کو بڑھانا چاہیئے

سعادت مند کا فرض ہے کہ وہ طلب دین میں لگا رہے اور علم کو بڑھانے کی کوشش کرے

"مرشد اور مرید کے تعلقات استاد اور شاگرد کی مثال سے سمجھ لینے چاہئیں۔ جیسے شاگرد استاد سے فائدہ اٹھاتا ہے اسی طرح مرید اپنے مرشد سے۔ لیکن شاگرد اگر استاد سے تعلق تو رکھے مگر اپنی تعلیم میں قدم آگے نہ بڑھائے تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا یہی حال مرید کا ہے۔ پس اس سلسلہ میں تعلق پیدا کر کے اپنی معرفت اور علم کو بڑھانا چاہیئے۔ طالب حق کو ایک مقام پر پہنچ کر ہرگز ٹھہرنا نہیں چاہیئے ورنہ شیطانِ لعین اور طرف لگا دے گا۔ اور جیسے بند پانی میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر مومن اپنی ترقیات کے لئے سعی نہ کرے تو وہ گر جاتا ہے۔ پس سعادت مند کا فرض ہے کہ وہ طلب دین میں لگا رہے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان کامل دنیا میں نہیں گزرا۔ لیکن آپ کو بھی رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دُعا تعلیم ہوئی تھی۔ پھر اور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے جوں جوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کرے گا اسے معلوم ہوتا جاوے گا کہ ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں۔ بعض امور کو وہ ابتدائی نگاہ میں (اس بچے کی طرح جو اقلیدس کے اشکال کو محض بے ہودہ سمجھتا ہے) بالکل بے ہودہ سمجھتے تھے۔ لیکن آخر وہی امور صداقت کی صورت میں ان کو نظر آئے۔ اس لئے کس قدر ضروری ہے کہ اپنی حیثیت کو بدلنے کے ساتھ ہی علم کو بڑھانے کے لئے ہر بات کی تکمیل کی جاوے۔ تم نے بہت ہی بے ہودہ باتوں کو چھوڑ کر اس سلسلہ کو قبول کیا ہے۔ اگر تم اس کی بابت پورا علم اور بصیرت حاصل نہیں کرو گے تو اس سے تمہیں کیا فائدہ ہوا۔ تمہارے یقین اور معرفت میں قوت کیونکر پیدا ہوگی۔ ذرا ذرا سی بات پر شکوک اور شبہات پیدا ہوں گے اور آخر قدم ڈگمگا جانے کا خطرہ ہے۔" (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ نومبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی آپ نے خطبہ جمعہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام یعنی مقام خاتم النبیین پر روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک اور مقام بھی عطا فرمایا ہے اور وہ ہے "مقام محمود"۔ یہ مقام اس امر کا مقتضی ہے کہ ساری دنیا حضور کی غلامی میں داخل ہو کر آنحضور کی مدح و ثنا بیان کرنے اور آنحضور پر درود بھیجنے میں فخر محسوس کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں جماعت احمدیہ کو اسی لئے قائم فرمایا ہے۔ کہ تا یہ جماعت ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام کر کے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے "مقام محمود" پر فائز ہونے کا موجب بنے۔ آپ نے احباب جماعت کو غلبہ اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے اور جدوجہد کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور اس ضمن میں علی الخصوص تحریکات جدیدہ کی اہمیت کو ذہن نشین کرایا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ رات طبیعت بہت کمزور اور ناساز رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں سے لگے رہیں کہ ہمارا آقا خدا اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین۔

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہے یعنی عام طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے لیکن کمزوری تاحال بہت ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اٰمین

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ نومبر ۶۲ء

[redacted]

مریضِ عشق پر رحمت خدا کی

یہ امر باعث خوشنودی ہے کہ اب وہ لوگ جو مسلمانوں کے انحطاط پر غور و فکر کرتے ہیں اس نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں کہ آج تک خودساختہ مصلحین تجدید و احیائے دین کیلئے اپنے اپنے نظریات کے مطابق جو بھی سعی کر رہے ہیں وہ نہ صرف بالکل رائیگاں جا رہی ہے بلکہ اس کا الٹا اثر ہو رہا ہے چنانچہ ایک دینی ہفت روزہ اس امر کا اظہار حسب ذیل الفاظ میں کرتا ہے:۔

"پاکستان میں ہر قابل ذکر شخص اور جماعت اسلامی نظام کی حامی و علمبردار ہے لیکن جس طرح تمام جماعتیں اور باشعور افراد اسلامی نظام کے حامی ہیں اسی طرح وہ بچارو ناچار اس حقیقت کا بھی اعتراف کر رہے ہیں کہ اس ملک میں جو فکر روزافزوں ترقی پر ہے وہ اسلام نہیں بلکہ الحاد ہے یہ الحاد فکر و نظر کے اعتبار سے بھی غالب آتا چلا جا رہا ہے اور کردار عمل پر بھی اس کا قبضہ مستحکم ہو رہا ہے۔"

("المنبر" لائلپور ۱۲/۱۱/۶۲ صہ ۵)

معاصر نے اپنے فکر و غور کی بنیاد مندرجہ ذیل شقوں پر رکھی ہے:۔

"• ہماری انفرادی زندگیوں میں کونسی تبدیلی آئی؟

• ہمارا اجتماعی نظم و نسق کس حد تک اسلام سے قریب ہوا؟؟

• ہمارا معاشرہ بحیثیت مجموعی اسلام کو اپنانے کی راہ پر کتنے قدم آگے بڑھا؟؟؟

— اور

• ہم بحیثیت ایک قوم اور ہماری حکومت اس قوم کے سربراہ کار کی حیثیت کے اسلامی نظام سے قریب ہوئی یا کچھ اور دور؟"

(ایضاً)

اس کے بعد معاصر نے توحید۔ رسالت اور آخرت کے نقطۂ نظر سے پاکستانی مسلمانوں کا جائزہ لیا ہے اور بعد غور د خوض وہ اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ

"یہ اور ان کے علاوہ اور بھی بعض پہلو صورت حال کے جائزے کے لئے ضروری ہیں کہ ان پر گفتگو کی جائے لیکن ہم محسوس کرتے ہیں کہ جن لوگوں سے اس عنوان کے تحت ہمیں کچھ عرض کرنا ہے وہ اس امر کے محتاج نہیں ہیں کہ ان کی آنکھوں دیکھی دنیا کو ان کے سامنے مستحضر کیا جائے وہ کماحقہ اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ فکر و نظر، قول و فعل، اخلاق و کردار اور معاملات کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کے بارے میں انہیں شبہ ہو کہ مسلمانانِ پاکستان بحیثیت مجموعی اسلام سے دور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ البتہ ان میں سے زبان و قلم اور سٹیج و اقتدار پر قادر افراد و عناصر کی اکثریت نے یہ طرز عمل بطور پالیسی اختیار کر رکھا ہے کہ جہاں بس چلے یا جہاں ضرورت ہو وہ اسلام کے حق میں بہت اچھا بیان دیں، بہت اچھی تقریر کریں، بہت اچھا مقالہ لکھیں اور بہت اچھی وکالت اسلام کی کریں۔ رہا عمل تو عین ممکن ہے ان میں سے بعض کا حال یہ ہو کہ وہ جس وقت اسلام کے حق میں بہت اچھی تقریر کر رہے ہوں ان کے منہ سے شراب کی بو آ رہی ہو، جس وقت وہ اسلامی نظام پر لیکچر دے رہے ہوں ان کے پیٹ میں حرام کی غذا ہضم کے مدارج طے کر رہی ہو، جس قلم سے وہ اسلام کے حق میں مقالہ لکھ رہے ہوں انہیں اسلام کی حدود پامال کرنے سے حاصل ہوا ہو اور جس لمحے وہ زبان سے اسلامی نظام کے حق میں خطابت فرما رہے ہوں اس وقت ان کا دل حصول اقتدار کے لئے بے چین ہو اور ان کا دماغ ایسی ڈپلومیسی اور جوڑ توڑ پر سوچ و بچار کر رہا ہو جو انہیں ان کی جماعت اور ان کے احباب کو ملکی سیاسیات اور مجلسی زندگی میں زیادہ نمایاں کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہو۔

جب ہمارے مخاطب حضرات صورت واقعہ کے ان پہلوؤں سے آگاہ ہیں اور وہ دیانتہً یہ سمجھ رہے ہیں کہ معاشرہ بڑی تیزی سے انحطاط پذیر ہے، اخلاقی زوال نے سیلاب کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اسلام سے اعراض طوفان کی صورت میں ان کے سامنے ہی نہیں ان کے اپنے قدموں کو چھو رہا ہے اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ حالت ٹھیک وہی ہے جس کو کرجانی [illegible] نے ان الفاظ میں فرمائی تھی:۔

یاتی علی الناس زمان
لایبقی من الاسلام
الا اسمہ ولایبقی من القرآن
الا رسمہ۔

ایسا وقت بھی لوگوں پر آئے گا کہ اسلام کا نام ہی باقی رہ جائے گا (اس کے نام کی دہائی دی جائے گی اور نعرے بلند ہوں گے) اور قرآن کی رسمی تلاوت ہی لوگوں کا معمول ہوگی (نفس قرآن کو لوگ پس پشت پھینک، زندگی کی رعنائیوں کی جانب لپکیں گے)"

(ایضاً)

آخر میں معاصر اس عظیم سوال پر پہنچ جاتا ہے جہاں تفکرات کا لازمی نتیجہ ہونا چاہیئے تھا جو معاصر کے الفاظ میں یہ ہے کہ:۔

"ہم محسوس کرتے ہیں کہ ان مبادیات پر تفصیلی گفتگو اور حالات کے تجزیے میں کچھ اور وقت صرف کرنا ہمارے اصل مخاطبین کے لئے کچھ زیادہ ضروری نہیں —— اس لئے ہم اب براہ راست اس امر پر گفتگو کا آغاز کرتے ہیں کہ باوجودیکہ ہمارے ہاں شش جہات میں اسلام کے غلبے، دین کے احیاء شریعت الٰہیہ کے قیام اور اسلامی نظام کے نفاذ کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ کوششیں کی جا رہی ہیں اور قافلے رواں دواں دکھائی دے رہے ہیں، کیا وجہ ہے کہ حالات بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اسلامی نظام کی منزل دور سے دور تر ہوتی جا رہی ہے؟

ہم صحبت فردا میں اس حصہ بحث پر اپنی معروضات پیش کریں گے۔ وبیدہ التوفیق"

(ایضاً)

سوال واقعی نہایت معقول ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ؏

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

یہ کیا بات ہے کہ جتنی سعی کی جاتی ہے جتنی کوشش ہو رہی ہے اتنا ہی نتیجہ الٹا نکل رہا ہے۔ اس عظیم سوال کا جواب خدا جانے معاصر نے کیا سوچا ہے۔ مگر ہماری دانست میں اس مرض کا علاج اس شاعر نے جس کا اوپر کا مصرعہ ہم نے نقل کیا ہے شعر کے پہلے مصرعہ میں بتا دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ؏

مریض عشق پر رحمت خدا کی

پورا شعر اس طرح ہے کہ ؏

مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

یعنی مسلمانوں کی موجودہ بیماری کا علاج جتنا یہ عطائی طبیب کر رہے ہیں اتنا ہی مرض زیادہ ہو رہا ہے۔ شفا تو بڑی بات ہے۔ یہ ارسطو۔ یہ جالینوس۔ یہ لقمان جو مریض کا علاج اپنی اپنی تکدو سے کر رہے ہیں۔ یہ تو الٹا مرض کو بڑھا رہے ہیں اور مرض بیمار کے جسم میں محکم سے محکم تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ایسی صورت میں مریض کے بچنے کے لئے کیا چارہ کار ہے اس کا جواب شاعر نے یہ دیا ہے کہ جب مریض کی یہ حالت ہو جائے کہ بڑے بڑے طبیب اس کے علاج سے نہ صرف عاجز آ جائیں بلکہ ان کے علاج سے مرض اور بھی بڑھ جائے تو مریض کو صرف

"خدا تعالیٰ کی رحمت ہی بچا سکتی ہے"

ہم نہیں جانتے کہ معاصر اپنی آئندہ اشاعت میں اس سوال کا کہ کیا وجہ ہے کہ جتنا علاج کیا جاتا ہے مرض بڑھتا چلا جاتا ہے کیا جواب دیتا ہے۔ ہماری سمجھ میں تو اس کا جواب ایک ہی ہے اور وہ نہایت سیدھا سادا ہے اور وہ جواب وہی ہے جس کی طرف شاعر نے اشارہ کر دیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم میں وہ وعدہ ہے جو اس نے

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون۔

کے الفاظ میں کر رکھا ہے یعنی اسلام پر جب ایسا وقت آ جاتا ہے کہ تمام دنیا کے طبیب بیکار ہو جاتے ہیں عقلمندوں کی تمام تدابیر الٹی پڑنے لگتی ہیں۔ اس وقت ہم خود اپنے دین کی حفاظت کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس سنت کی تفصیل حدیث مجدد دین میں ملتی ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں ہے کہ چونکہ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو فراموش کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرستادہ مصلحین کو چھوڑ کر خودساختہ مصلحین کے پیچھے لگ گئے ہیں اس لئے وہ اس مرض میں زیادہ سے زیادہ مبتلا ہوتے چلے جاتے ہیں۔

معاصر نے اوپر جو حدیث پیش کی ہے جس میں اسلام کی کس مپرسی کا نقشہ کھینچا ہے یہ نہایت دردناک نقشہ ہے تاہم واقعی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں مسلمانوں کی موجودہ حالت کا نقشہ محولہ بالا حدیث میں کھینچا ہے وہاں آپ نے اس زوال سے نکلنے کی بشارت بھی فرمائی ہیں مثلاً

لوکان الایمان
معلقًا بالثریا
لنالہ رجل من
فارس۔

درخواست دعا۔ مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ایم۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ مصری شاہ لاہور کی اہلیہ محترمہ بعارضہ کھانسی و دمہ عرصہ سے صاحب فراش ہیں احباب دعا فرمادیں جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (عبدالحکیم [illegible])

تاریخ اسلام

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سادہ اور تکلفات سے پاک زندگی

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

موجودہ زمانہ میں فیشن پرستی اور تکلفات کی جو رَو چلی ہوئی ہے مسلمان بھی تیزی کے ساتھ اس میں بہتے چلے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ سے ہمیں ہر قسم کے تکلفات سے بچنے اور سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی تھی۔

آج سے ۴۸ برس قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی کے متعلق ایک نہایت قیمتی مضمون رقم فرمایا تھا جو جنوری ۱۹۱۴ء میں الفضل کی چند اقساط میں شائع ہوا تھا۔ یہ مضمون افادۂ احباب کے لئے پیش خدمت ہے۔ احمدی نوجوانوں کو بالخصوص توجہ کے ساتھ یہ مضمون پڑھنا چاہیئے تاکہ وہ مغربیت کی فیشن پرستی کا مقابلہ کر کے صحیح اسلامی تمدن کو دنیا میں قائم کر سکیں۔

(خاکسار:- عبدالعزیز مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ)

سادگی ایک نعمت ہے

اس زمانہ میں لوگ عام طور پر تکلف کی عادت میں بہت مبتلا ہیں اور اس زمانہ کی خصوصیت نہیں جو قوم ترقی کرتی ہے۔ اس میں تکلف اپنا دخل کر لیتا ہے۔ دولت اور مال اور عزت کے ساتھ ساتھ تکلف بھی ضرور آموجود ہوتا ہے۔ اور بڑے آدمیوں کو کچھ نہ کچھ تکلف سے کام لینا پڑتا ہے لیکن جو مزا سادگی کی زندگی میں ہے وہ تکلف میں نہیں اور گو تکلف ظاہر میں خوشنما معلوم ہو مگر اندر سے بہت تکلیف دہ ہوتا ہے ذوق نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ ؎

اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
آرام سے ہیں وہ جو تکلف نہیں کرتے

تکلف کی وجہ سے لاکھوں گھرانے برباد ہو جاتے ہیں اور تصنع اور بناوٹ ہزاروں کی بربادی کا باعث ہو چکے ہیں۔ مگر چونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ تکلف کے سوا ہماری عزت نہیں ہوتی برابر اس مرض میں مبتلا چلے جاتے ہیں۔ اور کچھ علاج نہیں کرتے۔ بادشاہ اور امراء یہ سمجھتے ہیں کہ اگر تکلف اور بناوٹ سے ہم اپنی خاص شان نہ بنائے رکھیں گے تو ماتحتوں میں بھی ہماری عزت نہیں ہوگی۔ اور ہم اپنے ہم چشموں میں ذلیل ہوں گے۔ اس لئے بہت سے مواقع پر سادگی کو برطرف رکھ کر بناوٹ سے کام لیتے ہیں۔ اور ہزاروں موقعوں پر اپنے مافی الضمیر کو بھی بیان نہیں کر سکتے۔ میں ایک مجلس میں شامل ہوا۔ جہاں بہت سے بڑے بڑے لوگ جمع تھے۔ جو اس وقت ہندوستان میں خاص شہرت رکھتے ہیں اور بعض ان میں سے لیڈران قوم کہلاتے ہیں ان میں سے کچھ ہندو تھے کچھ مسلمان جب سب لوگ جمع ہو گئے تو ایک بیرسٹر صاحب نے کہا کہ ایک مدت ہو گئی کہ تکلف کے ہاتھوں میں تکلیف اٹھا رہا ہوں۔ ہر وقت بناوٹ سے اپنے آپ کو سنجیدہ بنائے رکھنا پڑتا ہے۔ اور بہت سی باتیں کرنے کو دل چاہتا ہے مگر تکلف مانع ہوتا ہے کیونکہ وہ شان قائم نہیں رہتی۔ مگر اب میں بالکل تنگ آ گیا ہوں۔ اس زندگی کا فائدہ کیا۔ ایک دوسرے صاحب بولے کہ بے شک میرا بھی یہی حال ہے۔ اور میں تو اب اس زندگی کو جہنم کا نمونہ پاتا ہوں۔ پھر تو سب نے یہی اقرار کیا اور تجویز ہوئی کہ آج کی مجلس میں تکلف چھوڑ دیا جائے۔ اور بے تکلفی سے آپس میں بات چیت کریں اور بناوٹ نزدیک نہ آنے دیں۔ مگر خدا تعالےٰ انسان کو اس سادگی سے بچائے جو اس وقت ظاہر ہوئی اسے دیکھ کر معلوم ہو سکتا تھا کہ آج کی دنیا کی کیا حالت ہے۔ کیونکہ جس قوم کے لیڈر یہ نمونہ دکھا رہے تھے ان کے عوام نے کیا کمی کی ہوگی۔ کلام ایسا فحش کہ شریف آدمی سن نہ سکے۔ مذاق ایسا گندہ کہ سلیم الفطرت انسان برداشت نہ کر سکے۔ باتوں سے گزر کر ہاتھوں پر آ گئے اور ایک دوسرے کے سر پر چپتیں بھی رسید ہونی شروع ہو گئیں۔ پھر کچھ میوہ کھا رہے تھے اس کی گٹھلیوں کی بھی بوچھاڑ شروع ہوئی کہ الامان۔ میں نے تو سمجھا کہ اس گولہ باری میں میری خیر نہیں ایک کونہ میں ہو کر بیٹھ گیا۔ اور جب یہ سادگی ختم ہوئی تو میری جان میں جان آئی کہ آنکھ ناک سلامت رہے۔

جو نمونہ سادگی اس مجلس کے ممبران نے دکھایا۔ جو ہندو مسلمان دونوں قوموں میں سے تھے۔ اس سے تو ان کے تکلف کو میں لوگوں کے لئے ہزار درجہ بہتر سمجھتا ہوں۔ مگر اس سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ تکلف خود ان لوگوں کے لئے وبال جان ہو رہا تھا اور ہے۔ گو وہ خوش نظر آتے ہیں مگر درحقیقت اپنی جھوٹی عظمت اور عزت قائم کرنے کے لئے لوگوں کے سامنے ایسے سنجیدہ بنے رہتے ہیں اور ایسے بنے ٹھنے رہتے ہیں کہ اپنے حقیقی جذبات کو چھپانے اور اپنے جسم کو حد سے زیادہ مشقت میں ڈالنے کی وجہ سے ان کے دل مردہ ہو گئے ہیں اور زندگی ان کے لئے تلخ ہو گئی ہے۔

امراء کے مقابلہ میں دوسرا گروہ علماء اور صوفیاء کا ہے جو دین کے عماد اور ستون سمجھے جاتے ہیں۔ یہ بھی تکلفات میں مبتلا ہیں اور انہیں بھی اپنی عزت کے قائم رکھنے کے لئے تکلف سے کام لینا پڑتا ہے۔ اپنی چال میں اپنی گفتگو اپنے اٹھنے بیٹھنے میں اپنے پہننے میں اپنے کھانے میں ہر بات میں تکلفات سے کام لیتے ہیں اور انہیں یقین ہے کہ اسی سے عمارا تقدس ثابت ہوتا ہے۔ یہ مذہبی لیڈر خواہ کسی مذہب کے ہوں اس مرض میں مبتلا ہیں۔ مسلمان صوفیوں کو ہی جا کر دیکھئے کس طرح مراقبہ کی حالت میں اپنے مریدوں کے سامنے بیٹھتے ہیں مگر بہت ہوتے ہیں جن کے دل اندر سے اور ہی خواہشات رکھتے ہیں اور ان کی زندگیاں اپنے بھائیوں یعنی امراء سے زیادہ سکھ والی نہیں ہوتیں۔ بلکہ شاید کچھ زیادہ تلخ ہوں۔ کیونکہ وہ اپنے جذبات کے پورا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال لیتے ہیں۔ لیکن علماء اور صوفیاء اس سے بھی محروم ہیں۔

میری اس بیان سے یہ غرض ہے کہ دنیا میں تکلف کا بہت دور دورہ ہے اور دینی اور دنیاوی دونوں قسم کے زعماء اس مرض میں مبتلا ہیں اور نہ آج مبتلا ہوئے ہیں بلکہ دنیا میں یہ نقشہ ہمیشہ سے قائم ہے اور سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تائید و نصرت ہو اور بہت کم لوگ اس بناوٹ سے بچ سکتے ہیں۔

ہمارے ہادی اور راہنما آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو رحمۃ للعالمین ہو کر آئے تھے اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو کل دنیا کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے اس لئے آپ نے ہمارے لئے جو نمونہ قائم کیا۔ وہی سب سے درست اور اعلےٰ ہے اور اس قابل ہے کہ ہم اس کی نقل کریں۔ آپ نے اپنے طریق عمل سے ہمیں بتایا ہے کہ جذبات نفس جو پاک اور نیک ہیں ان کو دبانا تو کسی طرح جائز ہی نہیں بلکہ ان کو تو ابھارنا چاہیئے۔ اور جو جذبات ایسے ہوں کہ ان سے گناہوں اور بدیوں کی طرف توجہ ہوتی ہو۔ ان کا چھپانا نہیں۔ بلکہ ان کا مارنا ضروری ہے۔ پس اگر تکلف سے بعض ایسی باتیں نہیں کرتے جن کا کرنا دین اسلام کی رو سے ہمارے لئے جائز ہے۔ صرف تکلف اور بناوٹ سے نہیں کرتے۔ ورنہ درحقیقت ان کے شائق ہیں۔ تو یہ نفاق ہے۔ اور اگر لوگوں کی نظروں میں عزت و عظمت حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو خاموش اور سنجیدہ بناتے ہیں تو یہ شرک ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسا ایک بھی نمونہ نہیں پایا جاتا جس سے معلوم ہو۔ کہ آپ نے تنزل اغراض یا کسی کے ڈر سے تکلف یا بناوٹ سے کام لیا بلکہ آپ کی زندگی نہایت سادہ اور صاف معلوم ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی عزت کو لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں سمجھتے تھے بلکہ عزت و ذلت کا مالک خدا ہی کو سمجھتے تھے۔ جو لوگ دین کے پیشوا ہوتے ہیں انہیں یہ بہت ہی خیال ہوتا ہے کہ ہماری عبادتیں اور ذکر دوسرے لوگوں سے زیادہ ہو اور خاص طور پر تصنع سے کام لیتے ہیں تا لوگ نیک سمجھیں اگر مسلمان ہیں تو وضو میں خاص اہتمام کریں گے۔ اور بہت دیر وضو کے اعضاء کو دھوتے رہیں گے اور وضو کے قطروں سے پرہیز کریں گے۔ سجدہ اور رکوع لمبے لمبے کریں گے اپنی شکل سے خاص حالت خشوع خضوع ظاہر کریں گے۔

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔ آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ یا روزانہ پرچہ کو جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

اور خوب وظائف پڑھیں گے مگر آنحضرت باوجود اسکے کہ سب سے اتقاء اور .... تھے اور آپ کے برابر خشیت اللہ کوئی انسان پیدا نہیں کر سکتا مگر باوجود اسکے آپ ان سب باتوں میں سادہ تھے اور آپ کی زندگی بالکل ان تکلفات سے پاک تھی۔

ابی قتادہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ انی لاقوم فی الصلاۃ اوید ان اطول فیھا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلاتی کراھیۃ ان اشق علی امہ۔ یعنی میں بعض دفعہ نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ نماز کو لمبا کر دوں مگر کسی بچہ کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو اپنی نماز کو اس خوف سے کہ کہیں میں بچہ کی ماں کو مشقت میں نہ ڈالوں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کس سادگی سے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم آواز بچہ کی سن کر نماز میں جلدی کر دیتے ہیں آج کل کے صوفیاء تو ایسے قول کو شائد اپنی ہتک سمجھیں کیونکہ وہ تو اس بات کے اظہار میں اپنا فخر سمجھتے ہیں کہ ہم نماز میں ایسے مست ہوتے کہ کچھ خبر ہی نہیں رہی اور گو پاس ڈھول بھی بجتے رہیں تو ہمیں کچھ خیال نہیں آتا مگر آنحضرت ان تکلفات سے بری تھے آپ کی عظمت خدا کی دی ہوئی تھی نہ کہ انسانوں نے آپ کو معزز بنایا تھا یہ خیال وہی کر سکتے ہیں جو انسانوں کو اپنا عزت دینے والا سمجھتے ہیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہ مسئل اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ قال نعم۔ یعنی سوال کیا گیا کہ کیا نبی کریمؐ جوتیوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ آپ نے جواب دیا کہ ہاں پڑھ لیا کرتے تھے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کس طرح تکلفات سے بچتے تھے اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ وہ مسلمان جو ایمان اور اسلام سے بھی ناواقف ہیں اگر کسی کو اپنی جوتیوں سمیت نماز پڑھتا دیکھ لیں تو شور مچا دیں اور جب تک کوئی ان کے خیال کے مطابق کل شرائط کو پورا نہ کرلے وہ دیکھ بھی نہیں سکتے مگر آنحضرتؐ جو ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں آپ کا یہ طریق نہ تھا بلکہ آپ واقعات کو دیکھتے تھے۔ نہ تکلفات کے پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے طہارت اور پاکیزگی شرط ہے اور یہ بات قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے۔ پس جب جوتی پاک ہو اور عام جگہوں پر جہاں نجاست کے لگنے کا خطرہ ہو پہن کر نہ گئے ہوں۔ تو اس میں ضرورت کے وقت نماز پڑھنے میں کچھ حرج نہیں اور آپ نے ایسا کر کے امت محمدیہ پر ایک بہت بڑا احسان کیا کہ انہیں آئندہ کے لئے تکلفات اور بناوٹ سے بچا لیا۔ اس اسوہ حسنہ سے ان لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے جو آج کل ان باتوں پر جھگڑتے ہیں اور تکلفات کے شیدا ہیں جن فعل سے عظمت الٰہی اور تقویٰ میں فرق نہ آئے اس کے کرنے پر انسان کی بزرگی میں فرق نہیں آسکتا۔

(باقی)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس مقدس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

جلسہ سالانہ پر آنیوالے دوستوں کیلئے ضروری ہدایات

خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب کرام جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے تیاریوں میں مصروف ہونگے اس موقع پر جہاں مخلصین جماعت جوق در جوق تشریف لاتے ہیں وہاں چند شر پسند اور ناپسندیدہ لوگ بھی آ جاتے ہیں۔ اس لئے اگر احباب مندرجہ ذیل ہدایات کو پیش نظر رکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ سفر میں آتے وقت واپسی کے وقت کسی قسم کی تکلیف یا نقصان کا اندیشہ نہیں رہے گا۔

۱۔ احباب اپنے ہمراہ وہی سامان رکھیں جو سردی سے بچنے کے لئے ضروری ہو اور سفر میں آرام مہیا کر سکے۔ غیر ضروری کپڑے اور قیمتی زیورات وغیرہ اپنے ہمراہ لانے سے اجتناب کریں۔

۲۔ اپنے بندھے ہوئے سامان کے ہر تگ پر اپنے نام اور مکمل پتہ کی چٹیں گوند سے چپاں کر دیں ان پر اپنا مکمل پتہ لکھا ہو اور ربوہ اگر جہاں ٹھہرنا ہو وہ پتہ بھی تحریر کیا ہوا ہو۔

۳۔ تمام جماعتوں سے دوست اکٹھے ہو کر آنے کی کوشش فرماویں۔ جس سے سفر میں بہت سہولت رہتی ہے۔

۴۔ گاڑی پر سوار ہوتے اور اترتے وقت جلدی نہ کریں۔ بلکہ پورے اطمینان کے ساتھ گاڑی پر سامان رکھیں۔ اور اتاریں اور تمام راستہ اپنے سامان پر نگاہ رکھیں۔

۵۔ چھوٹے بچوں کو قیمتی زیورات یا مصنوعی زیورات نہ پہنائیں۔

۶۔ چھوٹے بچے کو جو اپنے والدین کا نام اور پتہ نہ بتا سکتا ہو۔ ادھر ادھر مت گھومنے دیں۔ اور اس کا نام مع مکمل پتہ کے تحریر کر کے اس کی جیب میں رکھ دیں یا اسکے بازو پر باندھ دیں

۷۔ اسٹیشن یا اڈہ بس پر اترتے وقت صرف انہیں قلیوں سے سامان اٹھوائیں جن کے پاس ناظم صاحب استقبال کے نمبر ہوں۔ سامان اٹھواتے وقت ان سے نمبر دریافت کرلیں اور پھر بھی انہیں آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ اگر اسٹیشن یا اڈہ لاری پر کسی قسم کی دقت پیش آئے تو عملہ استقبال کو فوری اطلاع دیں۔

۸۔ آپ کسی قیام گاہ میں ٹھہریں یا اپنے عزیز کے ہاں۔ جلسہ گاہ یا کسی اور جگہ جاتے وقت اپنے سامان کی حفاظت کا انتظام کر کے جاویں۔ اور قیام گاہوں کے منتظمین کو اطلاع دے کر جایا کریں۔

۹۔ جلسہ گاہ سے نکلتے وقت یا کسی ایسے ہی دوسرے موقعہ پر جہاں بھیڑ ہو۔ جلد بازی سے کام نہ لیں اور تیزی سے نکلنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ پورے اطمینان اور وقار سے چلیں۔ اگر ایسے موقعوں پر آپ ہجوم کریں گے اور جلد بازی سے کام لیں گے۔ تو جیب تراش یا اسی قماش کے دوسرے لوگ آپ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے

۱۰۔ مستورات سفر میں بھی اور راہ چلتے وقت بھی پردے کا خاص طور پر خیال رکھیں اسی طرح ربوہ کی ملحقہ پہاڑیوں پر چڑھنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ اس سے حادثات کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۱۱۔ اگر کوئی شخص راستہ میں یا جلسہ کے ایام میں کسی اور موقع پر لڑائی جھگڑا کرنے کی کوشش کرے تو بجائے اس کے ساتھ الجھنے کے اسے نہایت نرمی سے سمجھا دیں کہ یہ مناسب نہیں۔

۱۲۔ دوران سفر کے دوران تمام وقت درود شریف۔ استغفار۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درجات کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اور یہ بھی دعا کرتے آئیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسہ کو ہر طرح خیر و خوبی سے گذارے اور ہمیں اس جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور جس مقصد کے لئے ہم سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس مقصد میں برکت عطا فرمادے۔ اور اسلام کو جلد جلد ترقی دے اور تمام دنیا کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اکٹھا کر دے۔ آمین۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

شکریہ احباب

الفضل میں میرے لڑکے عزیز چوہدری بشارت احمد کی ناگہانی وفات کی خبر شائع ہو چکی ہے مرحوم پسرم ریلوے سٹیشن نبی سر روڈ سے کراچی جانے کے لئے سیکنڈ کلاس میں سوار ہوئے اور بخیریت اپنے بھائی چوہدری محمد اسمٰعیل خالد صاحب کو خیر باد کہا تیسرے سٹیشن پر انہیں ہارٹ اٹیک ہوا۔ اٹھ کر انٹر کلاس میں آ گئے۔ چوہدری نذیر احمد ہیڈ ماسٹر ناصر آباد اسٹیٹ جو اس ڈبہ میں سوار تھے۔ انہیں بلاک خالد صاحب کو اطلاع دینے کو کہا۔ جنہوں نے نہایت سرعت سے نبی سر روڈ فون کیا۔ مگر افسوس کہ اس سے اگلے سٹیشن پھوو عزیزم مرحوم فوت ہو گئے اور ان کی نعش میرپور خاص میں ریلوے پولیس نے اتار دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ـــ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی امیر جماعت ہائے احمدیہ علاقہ حیدرآباد نے مرحوم کی نعش کو ریلوے پولیس سے واپس لینے کے لئے خاص جدوجہد فرمائی نیز مرحوم کی تجہیز و تکفین نماز جنازہ اور صندوق میں بند کر کے بذریعہ ریلوے ہم تک پہنچانے کا جو کام صدیقی صاحب نے انجام دیا وہ مومنانہ اخوت و ہمدردی کا حقیقی نمونہ ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار (۱) چوہدری عبدالرحمن صاحب گوٹھ عبدالرحمن ضلع تھرپارکر (۲) عزیزم عبدالحمید سیکنڈ ایر زراعتی کالج ٹنڈو جام۔ ضلع حیدرآباد سندھ (۳) قائد صاحب خدام الاحمدیہ جماعت کراچی حال میرپور اور ...

حضرت ماسٹر محمد علی صاحب اظہر مرحوم کا ذکر خیر

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ قادیان)

اخبار الفضل سے یہ رنج دہ خبر ملی کہ ہمارے بزرگ استاد حضرت ماسٹر محمد علی صاحب اظہر رضؓ راولپنڈی میں وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ان خوش قسمت اساتذہ میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ صحبت اٹھانے کا موقعہ عطا فرمایا تھا آپ نے ۱۹۰۵ء کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی بیس بائیس سال کا لمبا عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ٹیچر کے طور پر خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق ملی۔ راقم الحروف کو ساتویں جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک آپ کے سامنے مختلف مضامین میں زانوئے تلمذ تہ کرنے کا موقعہ ملا اور اگرچہ وہ میرے پورے شعور کا سن نہ تھا تاہم استاذی المکرم رضؓ کے اخلاق فاضلہ کو قریب سے مشاہدہ کرنے اور ان کے متعلق ایک حد تک اپنی رائے قائم کرنے کی توفیق پاتا ہوں حضرت ماسٹر صاحب رضؓ ہمارے سکول کے ان اساتذہ میں سے تھے جن کو طلبا اپنے اندازہ کے مطابق "سخت گیر" سمجھتے تھے اور عقوبت کے خوف سے ان کا دیا ہوا سبق توجہ اور محنت سے تیار کر کے لاتے تھے ماسٹر صاحب رضؓ کو اللہ تعالیٰ نے تعلیم دینے اور طلبا پر کنٹرول کرنے کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔

بطور ٹیچر آپ کامیاب ترین اساتذہ میں سے تھے آپ اردو فارسی تاریخ جغرافیہ، سائنس وغیرہ مضامین مڈل سٹینڈرڈ تک نہایت قابلیت سے پڑھاتے تھے علم ریاضی میں آپ کو خاص دسترس حاصل تھی یہاں تک کہ بی اے کے طلبا بھی علم ریاضی کے مشکل ترین سوالات اردو میں ترجمہ کر کے آپ سے حل کرواتے تھے طبیعت میں نفاست اور سلیقہ مندی بہت تھی سنجر باقی سائنس اور جیومیٹری بغیر سامان آپ سبق دیتے ہوئے بہت قرینہ سے میز پر لگاتے اور سامان کی ہر چیز کو اس کی مقررہ جگہ پر رکھتے۔ آپ کا لباس بھی بہت صاف ستھرا اور اجلا ہوتا تھا۔ گھر پر رہیدل میں دھوتی اور بنیان استعمال کرتے اور سردیوں میں گھر سے باہر لمبا کوٹ پہن کر نکلتے۔ گھر کے باہر بغیر چھڑی ہاتھ میں لئے کے کبھی نہ نکلتے۔

آپ کی رہائش ایک عرصہ تک محلہ دارالعلوم کے پرانے پرائمری سکول کے کوارٹروں میں رہی۔ بعد ازاں آپ نے محلہ دارالرحمت کے شمالی حصہ میں اپنا رہائشی مکان تعمیر کروایا اور تقسیم ملک تک اسی میں رہائش رکھی۔ نماز باجماعت کی آپ تعہد سے پابندی فرماتے تھے اور اکثر تہجد کی نماز بھی پڑھتے تھے نماز کے بعد جو درس قرآن کریم۔ احادیث یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مسجد میں ہوتا وہ بھی التزام کے ساتھ سنتے زبان عربی میں زیادہ مہارت نہ تھی لیکن قرآن کریم کا ترجمہ اور مختصر تفسیر اچھی طرح جانتے تھے سلسلہ حقہ کی کتب بالخصوص علم کلام سے بخوبی واقف تھے اور دینی مضامین اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب لکھ کر اخبار "فاروق" میں شائع کرواتے تھے چنانچہ آپ کے سترہ ول مضامین قسط وار اسی اخبار میں شائع شدہ موجود ہیں جس مضمون پر قلم اٹھاتے اس کے تمام پہلو واضح کرتے اور پوری تیاری کے بعد ضبط تحریر میں لاتے سالہا سال تک آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی لائبریری کے بھی انچارج رہے ہیں اور نہایت باقاعدگی اور دلچسپی سے یہ کام سرانجام دیتے رہے میں ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا ایک دن میں آپ کے پاس لائبریری میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ماسٹر صاحب! مجھے پڑھنے کے لئے کوئی کتاب دیں آپ نے فرمایا کہ کونسی کتاب چاہتے ہو میں نے عرض کیا کہ کوئی کہانیوں کی آسان سی کتاب دیدیں۔ یہ سنتے ہی آپ نے میرے منہ پر ہلکی سی چپت لگائی اور میرے والد محترم حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا نام لے کر کہا کہ تم ان کے لڑکے ہونے کے باوجود کہانیوں کی کتاب مانگتے ہو یہ تمہارے لئے مناسب نہیں میں نے فوراً عرض کیا کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب دے دیں چنانچہ آپ نے مجھے کشتی نوح دے دی اور توجہ سے پڑھنے کی ہدایت فرمائی مطالعہ کرنے کے بعد جب میں یہ کتاب واپس دینے کے لئے حاضر ہوا تو سلسلہ کی ایک اور کتاب دے دی اور یہ سلسلہ چلتا رہا یہ محترم ماسٹر صاحب کا احسان تھا کہ انہوں نے شروع میں ہی مجھے متنبہ کر کے اچھے راستہ پر ڈال دیا حضرت ماسٹر صاحب بہت پروقار اور بلند اخلاق کے مالک تھے طلباء پر ناراض ہوتے وقت بھی اپنا وقار اور اخلاقی پہلو ہاتھ سے نہ جانے دیتے نہایت خشمگیں حالت میں بھی زیادہ سے زیادہ ان کی زبان سے یہ الفاظ سننے میں آتے "تمہارے دماغ میں بھس بھرا ہوا ہے تم اپنے والدین کا قیمتی روپیہ ضائع کر رہے ہو تمہیں اپنی قیمتی عمر کے ضائع ہونے کا قطعاً احساس نہیں وغیرہ وغیرہ"

ایک عرصہ تک سکول کے بورڈنگ میں بطور ٹیوٹر بھی خدمات سرانجام دیں جلسہ سالانہ اور دیگر دینی تقاریب میں آپ کے سپرد جو آنریری ڈیوٹی سلسلہ کی طرف سے کی جاتی اس کو بہت مستعدی اور اخلاص سے سرانجام دیتے اور جماعتی تقاریب میں پورے شوق اور دلچسپی سے شامل ہوتے علاوہ سکول کے خلیفہ کے محلہ کی لوکل انجمن کے ماتحت آنریری خدمات بھی بخوشی ادا کرتے آپ کی صحت قادیان سے ہجرت تک خاصی اچھی تھی لیکن قادیان سے جدائی کا داغ ان کے لئے بہت شدید تھا چنانچہ اس کے بعد ان کی صحت میں بہت جلد انحطاط نمایاں ہو گیا اور عمر کے آخری چند سال میں تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کا دماغ سخت صدمہ رسیدہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جوار میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو اپنے بزرگ باپ کے نقش قدم پر چلائے اور آپ کے جملہ لواحقین اور عزیزان کا حافظ و ناصر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کا قائم شدہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اب ان اساتذہ سے جو صحابہ رضؓ کے مقدس زمرہ میں شامل تھے تقریباً محروم ہو چکا ہے وہ مقدس وجود جو اسلامی اخلاق کے مجسمہ اور شفقت اور احسان کے سرچشمہ تھے اب واپس نہیں آ سکتے خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس یادگار سکول کو ان مقدسین کے نقش قدم پر چلنے والے بے نفس اساتذہ عطا فرماتا چلا جائے تا احمدیت کی آئندہ نسلیں دیر تک اسلام اور احمدیت کا کامل نمونہ پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضاء و خوشنودی کے وارث ہوں اور اللہ تعالیٰ کے وعدے ان کے وجودوں میں پورے ہوں۔ وماذالک علی اللہ بعزیز۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار برکات احمد راجیکی واقف زندگی ناظر امور عامہ قادیان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا عطاء الرحمن صاحب نے اپنے دادا محترم مرزا برکت علی صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کے ذریعہ -/۲۵ روپے برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ارسال کرتے ہوئے احباب جماعت سے دعا کی متمنی ہیں جزاہا اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام سے ان کی کامیابی و کامرانی اور روشن مستقبل کے لئے دعا کی درخواست ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۔ عبدالمالک و عبدالخالق صاحبان ساکن کوٹلی لوہاراں مغربی کی والدہ بہت بیمار ہیں ضعف زیادہ ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نور الٰہی)

۳۔ میری اہلیہ بہت دنوں سے دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب سے دعا کی التجا ہے۔ (خاکسار عبدالکریم شاہ نواز لمیٹیڈ وکٹوریہ روڈ کراچی)

۴۔ خاکسار کو اختلاج قلب کی سخت تکلیف ہے جس کی وجہ سے سخت پریشان ہوں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد بشیر انچارج سول ڈسپنسری ہل تحصیل و ضلع میرپور آزاد کشمیر۔

۵۔ خاکسار کی اہلیہ چند دنوں سے سخت بیمار ہے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (کریم الدین بھاٹی گیٹ لاہور)

۶۔ احمد دین صاحب شمس آباد عرصہ سے بوجہ بخار بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (خاکسار سلطان احمد مجاہد۔ معلم وقف جدید)

۷۔ چوہدری عبدالسلام صاحب دنیاپور مالی مشکلات میں مبتلا ہیں دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا محمد اشرف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دنیاپور)

۸۔ میرے تایا جان ملک فیروز الدین صاحب ساہو والا ضلع سیالکوٹ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں نیز ان کی بڑی صاحبزادی بھی بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمد صفی اللہ لاہور)

۹۔ خاکسار کے ناک کا اپریشن ہو رہا ہے بزرگان سلسلہ اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (خاکسار سلیمان احمد طاہر بن سلطان احمد طاہر کراچی)

۱۰۔ خاکسار کے والد بزرگوار قریشی عبدالغنی صاحب کافی دنوں سے بیمار ہیں اور اب کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ضیاء الحق قریشی مزنگ لاہور۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۲/۱۱/۶۳ میں صک پر ایک وصیت ۱۳۲۴۳ شائع ہوئی موصیہ کا نام نور بی بی نہیں بلکہ نورجہاں بی بی ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

صرف چھ روپے میں ماہنامہ "انصار اللہ" جیسے تربیتی رسالہ کے سال میں بارہ شمارے حاصل کیجئے

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۹۰۹ میں عبدالہادی ناصر ولد حاجی کریم بخش صاحب قوم چانڈیو بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۵۹-۸-۲۲ء ساکن قمر آباد ڈاکخانہ مورو سندھ ضلع نوابشاہ صوبہ سندھ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۱۰-۲۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط تاریخ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء میری ماہوار آمد یکصد روپیہ ہے دستخط موصی A. HADI. NASIR۔

دستخط گواہ شد: قمرالدین بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قمر آباد۔ ڈاکخانہ مورو سندھ۔ گواہ شد کریم بخش سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ قمر آباد ڈاکخانہ مورو سندھ۔

نمبر ۱۵۹۸۲ میں ممتاز بیگم زوجہ احمد دین قوم رتو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن رائے ونڈ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱-۲-۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے اور میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت مد جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ ممتاز بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: صوفی احمد دین بوٹ میکر خاوند موصیہ گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۵۹۸۳ میں صوفی احمد دین ولد رو ڈا قوم ککی راجپوت پیشہ دکانداری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن رائے ونڈ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ پاکستان مغربی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱-۲-۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ بوٹ میکر مزدوری مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی فقط راقم احمد دین ولد روڈا ساکن رائے ونڈ۔ العبد صوفی احمد دین بقلم خود۔

گواہ شد: محمد انور ولد شیخ محمد اکبر قریشی صدر جماعت احمدیہ منڈی رائے ونڈ ضلع لاہور ۶۱-۲-۸

گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۶۹۱۰ میں مرزا نذیر احمد ولد حکیم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۲ جولائی ۱۹۶۱ء ساکن ترکھی ڈاکخانہ ترکھی ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:

میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میری ایک مکان موضع ترکھی ضلع گجرات میں تھا جو میں نے بہنے اپنے چھوٹے بھائی کو ہدیہ کے طور پر دے چکا ہوں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ ۱۰۹/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی فقط راقم الحروف میرزا نذیر احمد ولد حکیم عبدالرحمٰن مرحوم ساکن ترکھی ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات۔ موجودہ پتہ کلرک میرزا نذیر احمد سیٹلمنٹ ٹربیونل اے ایس ای کوآپریٹو سنٹر۔ جہلم

گواہ شد: عبدالرحیم صاحب جماعت احمدیہ جہلم گواہ شد: امیر جماعت احمدیہ جہلم عبدالمغنی ۶۲-۱۰-۱۰

نمبر ۱۶۹۱۱ میں محمد انور قریشی ولد قریشی محمد اکمل صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ دارالصدر جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے، میں اس وقت نظارت بیت المال میں بطور کلرک کارکن ہوں جہاں مجھے ۹۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے (اس میں گرانی الاؤنس شامل ہے) میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ فقط

العبد: محمد انور قریشی ولد قریشی محمد اکمل صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد محمد اکمل قریشی گولبازار ربوہ

گواہ شد: منعم عبدالرحمٰن دارالصدر شرقی ربوہ ۶۲-۹-۲۸۔

نمبر ۱۶۹۱۲ میں مرزا احمد دین ولد مرزا محمد سلیمان صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن ربوہ دارالبرکات ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۱۰-۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۲ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد مرزا احمد دین ولد محمد رمضان محلہ دارالبرکات مکان ۱۵/۱ ربوہ

گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد: ڈاکٹر نذیر محمد عالی ولد محمد الدین صاحب سیکرٹری مال دارالبرکات ربوہ۔

نمبر ۱۶۹۱۳ میں چوہدری محمد اسحاق ولد چوہدری کرم دین صاحب قوم جٹ ڈھلیس پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۲۰/A .T.D.A ڈاکخانہ کوٹ سلطان ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۹-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میرا گذارہ ملازمت پر ہے جو اس وقت مجھے محکمہ T.D.A. کی طرف سے ۱۲۵/- روپے ماہوار ملتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ (ii) اس کے علاوہ میری جائداد غیر منقولہ ۱۲۶ ایکڑ چک نمبر ۱۲۰/A .T.D.A تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ میں سے ۲۶ ایکڑ رقبہ میری واحد ملکیت ہے اس کی سالانہ آمدنی تقریباً ۱۲۰۰/- روپیہ ہے یہ زمین میں نے حکومت سے اقساط پر لی ہوئی ہے ان اقساط کی ادائیگی میں اس کی آمدنی سے کرتا ہوں زمین کی موجودہ قیمت اوسطاً ۳۰۰۰/- روپیہ ہے جس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

اس کے علاوہ میری اور کسی قسم کی آمد اور جائداد نہیں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ غیر منقولہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی میری یہ وصیت بفضل خدا قائم و دائم رہے گی

العبد: چوہدری محمد اسحاق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۲۰/A .T.D.A تحصیل لیہ ڈاکخانہ سلطان کوٹ ضلع مظفر گڑھ حال دفتر ڈسٹرکٹ انجینئر ایم اور لیہ ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل نائب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۲۰/A .T.D.A ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد: سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۶۶۶۶

نمبر ۱۶۹۱۴ میں زینب بی بی زوجہ مرزا احمد دین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۱۰-۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے میری آمد اس وقت کوئی نہیں ہے مہر یکصد روپیہ جو کہ میں نے خاوند سے وصول پا لیا ہے زیور کوئی نہیں صرف مہر یکصد روپیہ میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت مد حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ زینب بی بی زوجہ مرزا احمد دین صاحب محلہ دارالبرکات مکان ۱۵/۱ ربوہ

گواہ شد: مرزا احمد دین ولد محمد رمضان خاوند موصیہ محلہ دارالبرکات ۱۵/۱ ربوہ

گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبریں

— راولپنڈی ۲۳ نومبر۔ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ نے کل چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے بھارت کی سرحدوں پر جنگ بندی کا یک طرفہ اعلان کرکے اپنے "عظیم تر" ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ مسٹر محمد علی قومی اسمبلی میں چین اور بھارت کے تنازعہ پر تقریر کر رہے تھے۔

— راولپنڈی ۲۳ نومبر۔ بھارت نے حال ہی میں دو چھوٹے بجروں کے سوا اپنا تمام بحری بیڑا بمبئی میں اکٹھا کر دیا تھا تاکہ پاکستان کو ڈرایا جا سکے۔ اس کا انکشاف وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے کل قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے ایوان کو بتایا کہ جب چین اور بھارت کا تنازعہ انتہا کو پہنچ گیا تو بھارتی رہنماؤں نے پاکستان کے ساتھ اپنے اختلافات پر امن طور پر طے کرنے کی بجائے اپنی مسلح افواج کو پاکستان کی سرحدوں پر برقرار رکھا۔ اس کے علاوہ بھارت نے اپنا تمام بحری بیڑا بمبئی میں جمع کر دیا۔ اور پاکستان کی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کی کوشش کی۔

— کینبرا ۲۳ نومبر آسٹریلیا کی کابینہ کے ایک فیصلہ کے مطابق آسٹریلیا بھارتی فوجیوں کے لئے گرم کپڑے اور اونی کمبل مہیا کرے گا۔ آسٹریلیا کی طرف سے بھارت کی مزید امداد کا فیصلہ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ سر گارفیلڈ بارووک کی نئی دہلی میں بات چیت کے بعد کیا جائے گا۔ سر گارفیلڈ بارووک ۲۶ نومبر کو یہاں سے بھارت پاکستان اور لاؤس کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔

— لنڈن ۲۳ نومبر۔ ایک اطلاعات کے مطابق بین الاقوامی تاریخ میں پہلی مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا کہ امریکہ میں کیوبا کے سفارتی نمائندے جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔ تاہم انہیں پوچھ گچھ کے بعد رہا کر دیا گیا۔ امریکہ کے اٹارنی جنرل مسٹر رابرٹ کینیڈی نے ایک وضاحتی بیان میں کہا کہ کیوبا کے سفارتی نمائندے "قومی دفاعی ذخائر" کو تباہ کر دینا چاہتے ہیں۔

— پیرس ۲۳ نومبر۔ فرانس کے سابق صدر رینے کوٹی گذشتہ شب حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ آنجہانی کی عمر اسی برس تھی وہ جنرل چارلس ڈیگال کے برسر اقتدار ہونے سے پیشتر ۵۳ سے ۱۹۵۹ء تک فرانس کے صدر رہے۔

— دمشق ۲۳ نومبر۔ شام کے وزیر اعظم خالد العظم نے ملک میں سیاسی سرگرمیوں اور پارلیمانی زندگی کی بحالی کی طرف پہلے قدم کے طور پر یکم جنوری ۱۹۶۳ء سے ہنگامی حالات ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

— لنڈن ۲۳ نومبر برطانیہ کے خلائی تحقیق کے جریدہ "فلائٹ انٹرنیشنل" کے مطابق روسی سائنسدانوں نے پچھلے چند ماہ کے دوران خفیہ طور پر تین مصنوعی سیارے خلا میں بھیجے ہیں۔ امریکی ماہرین کے مطابق پہلا خلائی جہاز دس اور بارہ ستمبر کو سیارہ زہرہ کی جانب بھیجا گیا تھا۔ مگر وہ اس سیارہ تک نہیں پہنچا۔ دوسرا بیس اور چھبیس اکتوبر کے درمیان اور تیسرا یکم اور پانچ نومبر کے درمیان چھوڑا گیا۔

— لاہور ۲۳ نومبر ثانوی تعلیمی بورڈ نے اکتوبر میں ہونے والے میٹرک سپلیمنٹری امتحان میں شرکت کے لئے نو ہزار سات سو چھتیس امیدواروں نے درخواستیں دی تھیں۔ جن میں سے نو ہزار پانچ سو بیاسی امیدواروں نے امتحان میں شرکت کی اور ان میں سے چھ ہزار دو سو اسی طلبا کامیاب ہوئے۔ اس طرح کامیابی کا تناسب ۶۵ء۵ رہا۔

— ریاض۔ سعودی عرب ۲۳ نومبر ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ معزول امام بدر کے حامی قبائل اور فوجوں نے جمہوریہ یمن کے شمالی علاقہ کے ایک شہر سعدہ کا محاصرہ کر لیا ہے مزید کمک پہنچ رہی ہے اور توقع ہے کہ بہت جلد شہر فتح ہو جائے گا۔

— لنڈن ۲۳ نومبر برمنگھم کی میونسپل کونسل نے طویل بحث مباحثہ کے بعد اپنے سکھ بس ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کو ڈیوٹی کے دوران پگڑی پہننے کی اجازت دے دی ہے ایک فرم کو سکھوں کے لئے ایسی پگڑیوں کے ڈیزائن تیار کرنے پر مامور کیا گیا ہے جو برمنگھم کے ٹرانسپورٹ ملازموں کی وردیوں سے مناسبت رکھتی ہوں۔ تاہم سکھوں کو ڈیوٹی کے دوران کرپان لگانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

— نئی دہلی ۲۳ نومبر پولیس نے پورے ملک میں چھاپے مار کر ساڑھے تین سو سے زائد کمیونسٹوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بھارتی کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر نمبودری پد کو دہلی میں جماعت کے ہیڈکوارٹرز سے گرفتار کیا گیا۔ گرفتار ہونے والوں میں لوک سبھا کا ایک رکن صوبائی اسمبلیوں کے تیس ارکان کیرالا کی سابق کمیونسٹ حکومت کے پانچ وزراء اور دارجلنگ میں مقیم ایک بنگالی عورت بھی شامل ہے۔

— لنڈن ۲۳ نومبر۔ برطانوی وزیر برائے تعلقات دولت مشترکہ مسٹر ڈنکن سینڈز چین و بھارت کے بحران اور پاکستان و بھارت کے درمیان تنازعہ کشمیر پر بھارت اور پاکستان کے رہنماؤں سے بات کرنے کے لئے اتوار کے روز بذریعہ طیارہ لنڈن سے روانہ ہوں گے۔ آپ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو اور بعد ازاں صدر ایوب سے بات چیت کریں گے۔

— بیروت (لبنان) ۲۳ نومبر لبنان کے ایک کالج کے اساتذہ اور طلبہ نے گذشتہ روز راکٹ خلا میں بھیجنے کا کامیاب تجربہ کیا۔ ان کا تیسرا کامیاب تجربہ تھا۔ یہ راکٹ بیروت سے دس میل دور سے چھوڑا گیا تھا۔ اور یہ کوئی تین سو میل دور جزیرہ قبرص کے قریب جا کر سمندر میں گر گیا۔

راکٹ ایک سو بیس میل کی بلندی تک گیا اس تجربہ کو غیر ملکی ماہرین نے بھی دیکھا۔ یہ راکٹ لبنان کی آزادی کی انیسویں سالگرہ کے موقعہ پر چھوڑا گیا۔

— نئی دہلی۔ ۲۳ نومبر۔ بھارتی جن سنگھ لیڈر ڈاکٹر رگھو ویرا نے گذشتہ روز یہ خیال ظاہر کیا کہ بھارت کے موجودہ حالات کے پیش نظر ناگزیر ہے کہ بہت جلد دونوں ملکوں میں فوجی نوعیت کا کوئی سمجھوتہ ہو۔ آپ نے کہا کہ اگر حکومت بھارت کو وقت کی نزاکت کا احساس ہے تو اسے پاکستان کے صدر محمد ایوب خان سے فوری طور پر رابطہ پیدا کرکے انہیں یہ باور کرانا چاہیئے کہ چینی جارحیت جس قدر بھارت کے لئے خطرناک ہے۔ اسی قدر پاکستان کے لئے بھی خطرناک ہے۔ جن سنگھ کے لیڈر نے کہا اگرچہ پاکستان اور بھارت دو الگ ملک ہیں۔ لیکن سیاسی، جغرافی اور فوجی اعتبار سے دونوں کا مفاد ایک ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

درخواست دعا

میرا بھائی شریف اللہ خان ایک مقدمہ میں مبتلا ہے۔
احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالے اس کی بریت کے سامان پیدا کرے۔
میر احمد اشرف کارکن مہمان خانہ ربوہ

کپڑوں کا محافظ کرسی سوپ

نہایت اعلیٰ اور نفیس طریق سے تیار کیا گیا کرسی سوپ صابن ربوہ کے ہر دوکاندار سے مل سکتا ہے۔ کرسی سوپ صابن کپڑے کی عمر کو دو گنا کرتا ہے

تیار کردہ مسلم سوپ فیکٹری لائلپور

ربوہ میں نئی دکان

سائیکلوں کے ہر قسم کے سامان ٹائر و ٹیوب اور جملہ عمارتی لوہے کے سامان کی ایک نئی دکان کھل گئی ہے
باٹا کے ٹائر و ٹیوب کی ایجنسی بھی ہمارے پاس ہے۔ ٹائر اور ٹیوب آپ کو دوسرے تمام شہروں کے نرخوں پر ہی ربوہ میں مل سکیں گے

ہمیں خدمت کا موقعہ دیجئے

بھٹی چیپ سٹور غلہ منڈی ربوہ

سرولیشی

مثانہ اور جگر کی گرمی سے پیدا شدہ شکایات کو دور کرنے والی نوجوانوں کی ہمدرد دوا۔ پانچ روپے

حیات نو

جگر اور معدہ کو قوت دینے اور خون بڑھانے والی بہترین دوا۔ فی خوراک چار روپے

زد جام عشق

خدائی اشارہ پر ترتیب شدہ نسخہ چودہ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

صداقت احمدیت

کے متعلق

تمام جہان کو چیلنج

بزبان اردو و انگریزی

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق جسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

فوجی سمجھوتوں کے متعلق خفیہ دستاویزات ایوان میں پیش کر دی گئیں

قومی اسمبلی میں حکومت کی خارجہ پالیسی اور دفاعی معاہدوں سے وابستگی پر کڑی نکتہ چینی

راولپنڈی ۲۴ نومبر وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ اسمبلی کے خفیہ اجلاس میں سیٹو و سنٹو کے معاہدات پاکستان اور امریکہ میں مشترکہ دفاع کے سمجھوتے اور بھارت و امریکہ کے درمیان فوجی معاہدہ کی بعض خفیہ دستاویزات پڑھ کر سنائیں۔ خفیہ اجلاس صرف ایک گھنٹہ ہونا تھا۔ لیکن یہ ساڑھے تین گھنٹے جاری رہا اور پھر آج صبح نو بجے تک ملتوی کر دیا گیا۔ خیال ہے مسٹر بوگرہ خارجہ پالیسی پر بحث کے متعلق اپنی تحریک میں آج صبح ترمیم کر کے اسے ایک باضابطہ قرارداد کی صورت میں پیش کریں گے۔

قومی اسمبلی کا خفیہ اجلاس ساڑھے بارہ بجے ختم ہوا تو پتہ چلا کہ آج ایوان میں حکومت کی خارجہ پالیسی اور دفاعی معاہدوں سے وابستگی پر کڑی نکتہ چینی کی گئی۔ ایوان میں متعدد موقعوں پر زبردست ہنگامے بھی ہوئے مختلف ارکان اسمبلی نے حکومت پر الزام لگایا کہ اس نے حسب سابق مغربی طاقتوں کے بارے میں بڑی کمزور پالیسی اختیار کر رکھی ہے اور وہ اب بھی کوئی موثر قدم اٹھانے پر آمادہ نظر نہیں آتی۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے بعض ممبروں نے کہا کہ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے خارجہ پالیسی کے متعلق ایوان میں جو تحریک پیش کی ہے وہ سخت مایوس کن ہے۔ معلوم ہوا ہے ارکان اسمبلی کے احتجاج کے پیش نظر مسٹر بوگرہ آج صبح اپنی تحریک میں ترمیم کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اب مجوزہ ترمیم میں یقین دلایا جائے گا کہ حکومت اپنی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کرتے وقت ایوان کے جذبات کو پیش نظر رکھے گی۔

دریں اثنا معلوم ہوا ہے کہ اپوزیشن اور وزارتی بنچوں میں اس بات پر سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ قومی اسمبلی کے موجودہ ہنگامی اجلاس میں بنیادی حقوق کے بل اضروری آرڈی ننسوں کی منظوری اور ضمنی بجٹ کے سوا قانون سازی کا کوئی اور معاملہ پیش نہیں کیا جائے گا۔ یہ معاملات ڈھاکہ کے اجلاس میں پیش ہوں گے جس کی تاریخ کا اعلان موجودہ اجلاس کے دوران ہی کر دیا جائیگا۔

کل قومی اسمبلی کا اجلاس بند کمرے میں ساڑھے تین گھنٹے جاری رہا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قومی اسمبلی کا موجودہ اجلاس غالباً ۳۰ نومبر تک جاری رہے گا۔ ڈھاکہ کا اجلاس غالباً جنوری میں ہو گا اس سلسلہ میں مختلف گروپوں میں صلاح مشورہ جاری ہے۔ یاد رہے کہ کل کے اجلاس میں اپوزیشن کی طرف سے موجودہ ہنگامی اجلاس کے دوران قانون سازی کے معاملات پیش کرنے اور ڈھاکہ اجلاس کے التوا پر حکومت پاکستان پر زبردست نکتہ چینی کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ موجودہ اجلاس میں قانون سازی کے معاملات پیش نہ کرنے کا فیصلہ اس نکتہ چینی کی بنا پر کیا گیا ہے۔

چین سے پاکستانی سفیر کا اہم تار

کراچی ۲۴ نومبر معلوم ہوا ہے کہ دفتر خارجہ کو چین میں پاکستانی سفیر جنرل این۔ ایم رضا کی جانب سے ایک تار موصول ہوا ہے۔ اس تار کے مندرجات کا علم نہیں ہو سکا۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تار وزیر خارجہ مسٹر محمد علی کے مجوزہ دورۂ چین کے سلسلہ میں ہے پاکستان میں چینی سفیر مسٹر ڈنگ کو لونے بدھ کے روز مسٹر محمد علی سے ملاقات کے دوران انہیں وزیر اعظم چو۔ این۔ لائی کی جانب سے چین کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ جنرل رضا نے کل پیکنگ میں چینی وزیر خارجہ جنرل چین ژی سے ملاقات کی تھی۔ گزشتہ رات پیکنگ ریڈیو کے ایک نشریہ اس ملاقات کو انتہائی دوستانہ قرار دیا گیا۔ اور کہا گیا تھا کہ دونوں نے باہمی دلچسپی کے امور پر مفید بات چیت کی۔

المناک وفات

برادرم مکرم مرزا حمید احمد صاحب کارکن دفتر امور عامہ (ولد مکرم مرزا نذیر علی صاحب قادیانی) کی اہلیہ کے ہاں چند دن ہوئے بچہ پیدا ہوا تھا۔ بچہ کی پیدائش کے معاً بعد بچہ کی والدہ بیمار ہو گئیں اور لاہور ہسپتال میں بغرض علاج داخل کر دیا گیا۔ لیکن صحت یاب نہ ہو سکیں اور اپنے مولی حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نعش کو بذریعہ ٹرک ۲۳، ۲۴ نومبر کی درمیانی شب گیارہ بجے لاہور سے ربوہ لایا گیا ہے۔ مرحومہ نے اپنی یادگار صرف ۲۴ یوم کا بچہ چھوڑا ہے۔ پہلے بھی ایک بچہ مرزا حمید احمد صاحب کا فوت ہو چکا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کی عمر دراز کرے اور رشتہ داران کو صبر جمیل کی توفیق دے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد اسلم ایاز عفا اللہ عنہ

کارکن نظارت امور عامہ ربوہ

امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے اسلحہ دھڑا دھڑ بھارت پہنچ رہا ہے

"شمال مشرقی سرحدی ایجنسی میں جنگ بندی کی پابندی کی جا رہی ہے" (نہرو)

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ مغربی ممالک کی طرف سے بھارت کو اسلحہ اور دیگر فوجی سامان کی سپلائی برابر جاری ہے۔ گیارہ امریکی مال بھاز نئی دہلی پہنچ گئے ہیں۔ وہ فوجی اعتبار سے اہم مقامات پر اسلحہ پہنچانے کے علاوہ فوجوں کی نقل و حرکت میں بھی مدد دیں گے۔ یہ جہاز بھارت کو پٹہ پر دئے گئے ہیں اور ان کے ساتھ امریکی عملہ بھی بھارت آیا ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ کے برٹینیا قسم کے مال طیارے ایک سو پچاس ٹن اسلحہ اور فوجی سامان لے کر نئی دہلی پہنچ رہے ہیں۔ اس طرح اینگلو امریکی بلاک بھارت کو فوجی اعتبار سے حد درجہ مضبوط بنانے کی کوشش [illegible] رہا ہے۔

وزیر اعظم بھارت پنڈت نہرو نے کل پارلیمنٹ میں بتایا کہ چینی اور بھارتی فوجوں کے درمیان جنگ بندی کی پابندی کی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ جہاں تک مجھے علم ہے دونوں طرف سے فائرنگ کا کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے۔ چینی اپنے اعلان کی پابندی کر رہے ہیں۔ بھارتی وزیر اعظم نے یہ بیان ارکان پارلیمنٹ کے دباؤ کے تحت دیا۔ ارکان پارلیمنٹ نے آپ سے جنگ کی تازہ صورت حال کے متعلق پرزور استفسار کیا تھا۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ کسی جگہ دوبارہ لڑائی نہیں ہوئی ہے اور چینی فوج نے پیش قدمی بند کر دی ہے۔ آپ نے کہا کہ سرحد پر ابھی تک ہنگامی صورت حال پائی جاتی ہے اور چینی فوج بومڈیلا کے قریب ایک نشیبی گاؤں میں جمع ہے۔ یہ فوج ابھی تک واپس نہیں ہوئی ہے اور حکومت چین کے اعلان کے مطابق یکم دسمبر سے پلٹنا شروع ہو گی۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ لداخ اور شمال مشرقی سرحدی ایجنسی (نیفا) میں فائرنگ کے کسی تازہ واقعہ کی اطلاع نہیں ملی ہے۔

نئی دہلی میں پنڈت نہرو کے اس بیان سے یہ مطلب اخذ کیا گیا ہے کہ بھارت نے چین کے ساتھ اپنی سرحد پر جنگ بندی کو تسلیم کر لیا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم کے اس فقرے سے کہ "جہاں تک مجھے علم ہے دونوں فوجوں میں فائرنگ کا کوئی تازہ تبادلہ نہیں ہوا ہے"۔ یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ انہوں نے جنگ بندی کو تسلیم کر لیا ہے اسکے ساتھ ہی رفتہ رفتہ بھارتی عوام بھی تازہ صورت حال کے سامنے سر تسلیم خم کرنے جا رہے ہیں۔ اب پہلے جیسی گہما گہمی اور قربانی کا جذبہ نہیں پایا جاتا۔ مبصرین نے کہا ہے کہ حکومت بھارت کے ترجمان کے اس فقرہ سے کہ "انتظار کیجئے اور دیکھئے کیا ہوتا ہے"۔ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ بھارت وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی کو سوچ سمجھ کر کچھ دن کے بعد جواب دے گا۔ غالباً وہ یکم دسمبر کے بعد جواب دے گا کیونکہ اس طرح اسے چین کے عزائم کا مکمل طور پر علم ہو جائے گا۔ اگر چین نے اپنے اعلان کے مطابق یکم دسمبر کو فوجیں واپس ہٹانا شروع کر دیں تو اس سے بھارت کو کچھ تسلی ہو جائے گی تاہم حکومت بھارت کے جواب کا انحصار اس بات چیت پر بھی ہے جو امریکی اور برطانوی وفد ان دنوں نئی دہلی میں بھارتی لیڈروں سے کر رہے ہیں۔

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ بغرض علاج گزشتہ عشرہ سے لاہور گنگا رام ہسپتال میں داخل ہیں۔ آنکھوں کا آپریشن کرانا ہے ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے عارضے بھی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے ان عوارض میں کافی افاقہ ہے۔ آنکھوں کے اپریشن کی کامیابی اور دوسرے عوارض سے صحت پانے کے لئے بزرگوں اور احباب سے دردمندانہ دل سے خاکسار درخواست دعا کرتا ہے میں اس وجہ سے بہت پریشان ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت و تندرستی کی صورت جلد پیدا کر دے اور خاکسار کی اہلیہ کا اپریشن کامیابی کے ساتھ ہو جائے۔

خاکسار شیخ مبارک احمد

(سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہو گا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ امسال بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا ایک ضخیم دیدہ زیب باتصویر سالانہ نمبر شائع ہو گا جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہو گا جماعت کے تمام اہل علم اور اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں ان کے لئے گنجائش نہ رہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴